والئی یثرب کی بارگاہ میں چند لمحات

ذی قعدہ ~~شوال~~ کی بابرکت سعادتیں ابھی جاری ہی تھیں کہ موسم حج آن پہنچا اور اس کی تیاریاں زور وشور سے شروع ہوگئیں مورخہ ۶ دسمبر ۲۰۰۵ء حرم مکہ سے تہجد کی اذان بلند ہو رہی تھی کہ ہمارا قافلہ پہنچا۔ عمرہ کی ادائیگی کے بعد فوری طور پر ۸ دسمبر ۲۰۰۵ء ناشتہ کے بعد ہمارا کارواں مدینہ کے لئے رواں دواں نظر آرہا تھا۔ راستہ میں ظہر اور عصر پڑھی مغرب کی نماز کے بعد یہ قافلہ وزارت خارجہ کے حدود میں داخل ہوا۔ پوری کاروائی ختم ہونے تک عشاء کا بھی وقت ہوگیا۔ بعد نماز عشاء ہم مدینہ میں داخل ہورہے تھے۔ دور سے مسجد نبوی کے روشن مینار دکھائی دئے زبان پر درود وسلام خود بخود جاری ہونے لگے۔ ہوٹل پہنچ کر اپنے مصروفیات سے فارغ ہوکر مسجد نبوی کے قریب پہنچے تو دروازے بند ہوچکے تھے۔ دالان مسجد میں ہی دوگانہ شکر ادا کیا کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ لوگ دیار مدینہ میں پہنچنے کے لئے کن کن صعوبتوں کا سامنا کرتے ہوئے پہنچتے، آج یہ حال ہے کہ سفر کی بے حد سہولتوں نے مہینوں کا سفر گھنٹوں میں طے کروایا۔ صد شکر ادا کیا کہ اس نے دیار نبی کا مہمان بنا کر ہمیں منزل مقصود پر پہنچایا۔ رات بڑی بے چینی سے گذری، تڑپ یہ تھی کہ کب صبح ہو اور کب ہم روضہ پر حاضری دے کر صلوٰۃ وسلام عرض کریں۔ جمعہ کا دن تھا، تہجد کی اذان کے ساتھ ہی مسجد میں حاضر تھے، نماز فجر میں عام تعطیل کے باعث مسجد نبوی میں غیر معمولی بھیڑ تھی لیکن اس کے باوجود سمند شوق کا کیا کہنا کہ وہ برابر روضہ اقدس پر حاضر ہونے تک بے چین رہا۔ تقریباً ایک آدھ گھنٹہ تک طویل لائن میں گذر کر روضہ اقدس پر حاضری دی۔ دل میں یہ آرزوئیں لے کر گئے تھے کہ یہ دعا کریں گے یہ پڑھیں گے وہ کریں یہ کریں لیکن ہوا یہ کہ جیسے جیسے روضہ کے قریب پہنچ رہے ہیں زبان یاری نہیں دے رہی آنکھ اپنا مدعا ظاہر کررہے ہیں آنسوؤں کی جھڑی رکنے کا نام نہیں لے پا رہی بڑی مشکل سے دل کے ارمانوں کو نکلتے دیکھا لیکن اس میں بھی تشنگی باقی۔ وہاں سے سیدھے جنۃ البقیع پہنچے وہاں پر درود اور دعائے مغفرت کرتے ہوئے اپنے مسکن پہنچے یک گونہ تسلی ہوئی کہ آج ہم نے کچھ تو حاصل کیا۔ اب روزانہ کا یہ معمول تھا کہ جتنا زیادہ وقت ملے مسجد نبوی میں گذاریں۔

ناشتہ کے بعد عام طور پر ہمارے بہت سے ساتھی شاپنگ کے لئے نکل پڑتے۔ شہر مدینہ اور اس کی گلیاں وبازار آج کسی انٹرنیشنل سٹی سے کم نہیں۔ دنیا بھر کے اول درجے کی چیزیں یہاں مہیا ہیں اپنی اپنی بساط کے مطابق ایک ہفتہ تک لوگوں نے اچھی شاپنگ کی۔ تمور (کھجور) مدینہ کا خاص تحفہ ہے۔ مسجد نبوی سے متصل ہول سیل منڈیاں ہیں دنیا بھر کے اعلی سے اعلی ترین کھجوریں یہاں دستیاب ہیں۔ ہر حاجی اپنے دوست احباب وخویش واقارب کو یہ تحفہ دئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان منڈیوں میں پہنچ کر ہم نے دیکھا کہ تقریباً دوسو کے قریب کھجوروں کے نمونے یہاں دستیاب ہیں۔ مدینہ سے باہر ان کے بڑے بڑے مزرعے ہیں جہاں سے منڈیوں کو مال سپلائی ہوا کرتا ہے۔ حاجیوں کا جانا تمور کے تاجروں کے لئے باعث برکت ہے اور ان کی وہ بڑی خوش دلی سے خیر مقدم کرتے ہیں اور اچھی سے اچھی کوالٹی کا تازہ مال گاہک کو نہ صرف بتاتے ہیں بلکہ یہ کہہ کر مہمان نوازی کا ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ ان کو چکھ کر دیکھئے یہ کیسا ہے، یہ کتنا لذیذ ہے۔ چکھتے چکھتے حاجی کا دماغ خراب کہ کونسا لیں اور کونسا چھوڑیں۔ پھر بھی ہر حاجی عام طور پر دوسرے کھجوروں کے ساتھ عجوہ ضرور خریدتا ہے کیونکہ اس کھجور کی خصوصیت یہ ہے کہ نبی کریم کو یہ بہت پسند تھیں اور اس کا کھانے والا اس دن جادو ٹونا اور دیگر بلیات سے محفوظ رہتا ہے۔ ہوائی جہاز میں حاجی کے لئے پانچ کے جی کھجور مفت لے جانے کی سہولت بھی میسر ہے۔ ان سب میں عنبر سب سے زیادہ قیمتی تمور ہے۔ دیگر بازاروں اور شاپنگ کامپلکس میں جب ہمارا گذر ہوا تو ہر طرف چین وماچین کے بنے نادر روزگار چیزیں بھری پڑی دکھائی دیں دل چاہتا کہ آنکھ کو دکھنے والی ہر چیز لے لوں لیکن ناممکن، سب سے خوش ہونے والی چیز کتابوں کی دکانوں پر لگے مکہ اور مدینہ کے لاتعداد نمونے نمونے کے طغرے جو گھروں کی زینت بنائے جانے کے لائق اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے الیکٹرانک اشیاء میں ڈیجیٹل قرآن، مختلف زبانوں میں تراجم کی ٹیپ، سی ڈی اور ان کو وی سی ڈی اور ٹیپ ریکارڈروں پر بجایا جاتا ہے تو یک گونہ سرمستی کا عالم چھا جاتا ہے اور چلنے والے کے قدم تھوڑی دیر کے لئے رکے بغیر نہیں رہ سکتے۔ موسم حج کے شروع ہوتے ہی دنیا کے کونے کونے سے حاجی مدینہ آنے شروع ہوتے ہیں کوئی حج سے قبل پہنچتا ہے تو کوئی بعد حج۔ لیکن اتنے لوگوں کے آنے کے باوجود یہاں کا بلدیہ اتنا چاق وچوبند رہتا ہے شہر میں کہیں بھی کسی بھی جگہ پر کوئی گندگی دکھائی نہیں پڑتی یہ اس کی خاص دیکھ ریکھ کرتی ہے اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ کہیں کوئی وبا پھوٹنے نہ پائے۔

قیام مدینہ کے دوران روز بروز بڑھتے اژدھام کو دیکھ کر ہم نے نیت یہ کر لی کہ نمازوں کے اوقات میں روضہ پر حاضری میں کافی وقت ہوتی ہے اس لئے ناشتہ کے بعد سے قبل ظہر کے درمیان جبکہ بھیڑ کم ہوتی ہے یہاں کا قیام مناسب رہے گا اور تسلی کے ساتھ اذکار و اشغال میں وقت لگا سکیں گے۔ مسجد نبوی کے قدیم حصہ میں عام طور پر جگہ ملنی مشکل ہوتی ہے ناممکن نہیں۔ خاص کر ریاض الجنتہ میں تو ایسے وقت میں بھی جگہ ملنا مشکل ہے۔ لیکن اس بندہ ناچیز کو کئی بار عبادت کرنے کا موقع نصیب ہوا اندر جاتے ہی کوئی نہ کوئی بندہ خدا ہاتھ پکڑ کر پاس بلا لیتا یا خود اٹھ کر جگہ دے دیتا اللہ تعالی انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

ریاض الجنتہ حجرہ مبارک اور منبر کے درمیانی جگہ جس کے بارے میں احادیث میں آیا ہے کہ یہ جگہ جنت کے باغیچے کے عین نیچے ہے، ذکر و اذکار سے جو نزول رحمت اور سعادت حاصل ہوتی ہے وہ ایسے ہے جیسے جنت کے باغیچہ میں ہو یا یہ جنت کا حقیقی باغیچہ ہے اور روز قیامت یہ جگہ جنت میں منتقل ہو جائے گی مسجد نبوی میں ہر طرف لال قالین بچھی ہیں جبکہ ریاض الجنہ کے اس رقبہ کو سفید قالینوں سے مزین کیا گیا ہے۔ اس پورے رقبہ کو سفید اسکرین سے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے ایک مقررہ وقت پر خواتین یہاں حاضر ہو کر صلاۃ و سلام عرض کرتی ہیں۔ اسی حصہ میں ستون حنانہ۔ یہ ستون اس کھجور کے تنے کی جگہ پر ہے جس کے پاس آپ نماز ادا کر تے اور منبر بنائے جانے سے قبل خطبہ کے دوران سہارا لیا کرتے۔ منبر بن جانے کے بعد جمعہ کا خطبہ اس پر دینے کے لئے آگے بڑھے تو اس تنے نے چلانا شروع کیا آپ منبر سے اتر کر اس پر ہاتھ پھیرا تو اس میں سکون آ گیا پھر آپ نے منبر پر خطبہ دیا لیکن نماز اسی ستون کے پاس ادا کرتے۔ ستون عائشہ بھی یہیں ہے اس کے بارے میں حضورؐ نے صرف اتنا فرمایا تھا مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ لوگوں کو اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہاں نماز کی ادائیگی کے لئے آپس میں قرعہ اندازی کریں گے۔ صحابہ اکرام کے بچوں کو جب اس بات کا پتہ چلا تو وہ ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہو کر اس جگہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ خاموش رہیں۔ بچوں نے کافی دیر انتظار کیا پھر چلے گئے صرف ان کے بھانجے عبداللہ بن زبیر بیٹھے رہے۔ بچے آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ ہوسکتا ہے ام المومنین عبداللہ کو بتا دیں۔ یہ اس بات کی تاک میں رہے کہ آج عبداللہ کہاں نماز ادا کرتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ نکلے اور اس ستون کے پاس نماز ادا کی، ان کے ساتھی سمجھ گئے کہ یہ وہی جگہ ہے ستون کی جگہ متعین ہو گئی اور وہ ستون عائشہ کے نام سے متعارف ہوا۔ ستون ابی لبابہ وہ ستون ہے جہاں صحابی رسول کی توبہ قبول ہوئی تھی۔ یہ منبر سے چوتھا ستون ہے۔ منبر کے بارے میں یہ حدیث ہے کہ میرا منبر قیامت کے دن حوض کوثر پر ہوگا (صحیح بخاری ۱۸۸۸)۔

حجرہ شریفہ :۔ یہ حضرت ام المومنین حضرت عائشہؓ کا حجرہ ہے جہاں آپ رحمت دو عالم ﷺ اور آپ کے دو جان نثار، خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ وخلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ آرام فرما ہیں۔ یہاں چوتھی قبر کی جگہ خالی ہے جو حضرت عیسیٰ کے لئے مخصوص ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ تین چاند میری گود میں آ کر گرے۔ میں نے یہ خواب حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سنایا۔ جب رسو ل اللہ ﷺ میرے حجرے میں دفن ہوئے تو حضرت ابوبکر نے فرمایا یہ ان تین چاندوں میں سے ایک ہے اور سب سے افضل ہے۔ آنحضرتؐ کے بعد جب ابوبکر صدیقؓ کا انتقال ہوا تو آپ کو حضور کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ اور یہ ان تین چاندوں میں سے دوسرا تھا۔ جب حضرت عمرؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو آپ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ بی بی عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا اسلام عرض کرو اور اپنے ساتھیوں کے قریب دفن ہونے کی اجازت مانگو۔ حضرت عبداللہ نے ایسا ہی کیا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ یہ جگہ میں نے اپنے لئے مختص کی تھی لیکن آج میں اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ حضرت عمر کو اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اس پڑوس سے بہتر میرے لئے کوئی اور چیز نہیں (صحیح بخاری ۱۳۹۲) اور یہ ان تین چاندوں میں سے تیسرا چاند تھا۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی صفت توراۃ میں موجود ہے اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ساتھ دفن ہوں گے۔ حضرت ابو مودود کہتے ہیں کہ حجرہ شریفہ میں چوتھی قبر کی جگہ باقی ہے۔ (ترمذی ۳۶۹۶) حجرہ شریفہ کی لمبائی ۱۶ میٹر اور چوڑائی ۱۶،۵ میٹر ہے۔ اسی سے متصل حضرت فاطمہ کا مکان ہے جو ۷.۵ میٹر لمبا اور ۱۳ میٹر چوڑا ہے۔ اسکے سامنے محراب تہجد ہے۔ یہ تمام چیزیں مل کر حجرہ شریف کہلاتا ہے۔

توسیع مسجد :۔ مسجد نبوی کی توسیع وقتاً فوقتاً ہوتی رہی ہے پہلی توسیع سنہ ۷ھ میں ہوئی پھر فاروقی عہد میں ۱۷ھ عثمانی عہد میں ۲۹ھ اموی عہد میں ۹۱ھ عباسی عہد میں ۱۶۵ھ ۸۸۸ھ میں مسجد کی ایک چھت بنوائی گئی اور حجرہ پر دو گنبد بنائے اور ان پر سیسہ کی تختیاں نصب کی گئیں۔ پھر سنہ ۱۳۷۲ھ میں سعودی حکومت نے

اس کی توسیع کی اور دوسری توسیع شاہ فہد کے دور میں سنہ ۱۴۱۴ھ میں ہوئی جو مسجد نبوی کی تاریخ میں سب سے بڑی توسیع کہلاتی ہے۔ ۸۲،۰۰۰ مربع میٹر گراؤنڈ فلور، (۱،۶۷،۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش) چھت کی توسیع ۶۷،۰۰۰ مربع میٹر (۹۰،۰۰۰ نمازیوں کے لئے گنجائش)، اس چھت کی توسیع کے دوران متحرک گنبد بھی بنائے گئے جن کی کل تعداد ۲۷ ہے۔ جب مسجد مصلیوں سے پر ہو جاتی ہے اور اندر پاک ہوا کی گنجائش کم ہو جاتی ہے تو یہ گنبد کلوں کے ذریعہ کھول دئے جاتے ہیں۔ جس سے اندر پاک ہوا اور روشنی داخل ہوتی ہے۔ صحن ۲،۳۵،۰۰۰ مربع میٹر جس میں گرانائٹ اور سفید ٹھنڈا پتھر استعمال ہوا ہے (۹۰،۰۰۰ نمازیوں کی گنجائش) اب اس میں پہلے سے ۹ گنا نمازیوں کے لئے گنجائش ہے۔ یعنی بیک وقت زائد از ۱۵ لاکھ نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ پوری مسجد ائیر کنڈیشنڈ ہے۔ مسجد میں قدم قدم پر آب زمزم کے ٹھنڈے اور سادہ پانی کے ڈرم رکھے ہوئے ہیں جو ہمیشہ بھرے رہتے ہیں۔ نمازی جب چاہیں اس کا استعمال کرتے رہتے ہیں۔ مسجد کے باہری حصہ میں دس مینار ہیں جنکی بلندی ۱۰۴ میٹر ہے۔ جبکہ مینار گنبد خضریٰ کی بلندی ۵۳،۴۴ میٹر اور باب السلام کے مینار کی بلندی ۳۸،۸۵ میٹر ہے۔ مسجد نبوی کے اطراف میں زیر زمین پارکنگ کی سہولت موجود ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ چار چار منزلہ وضو خانے بھی ہر سمت میں موجود ہیں جس میں وضوؤں کے لئے نل اور لاتعداد بیت الخلائیں بنے ہیں۔

دوران قیام مدینہ جیسا کہ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ ناشتہ کے بعد تمام ضروریات سے فارغ ہو کر عام طور پر دس اور گیارہ کے درمیان مسجد نبوی میں داخل ہو جاتے موقع کی نزاکت سے ریاض الجنتہ اور محراب اور دیگر اہم جگہوں میں مقام بنا کر بیٹھ جاتے۔ ایسے ہی ایک دن باب السلام سے داخل ہو کر روضہ اطہر پر پہنچتے پہنچتے کافی دیر ہو گئی۔ پولیس اور ملٹری پوری کوشش میں لگی ہے کہ ہجوم کو قابو میں رکھا جائے۔ ایسے میں ریاض الجنتہ کے قریب پہنچ کر چاہتا تھا کہ پولیس نے روکتے ہوئے کہا بھیڑ بہت زیادہ ہے بہتر ہے آگے بڑھ جائیں۔ مایوسی کے عالم میں قطار میں آگے بڑھ رہا تھا کہ ریاضہ الجنتہ میں جو سفید سکرین لگے ہوئے تھے کھول دئے گئے۔ جس طرح پانی کے بند میں پانی کی زیادتی کے باعث کرسٹ گیٹ کھولنے پر پانی نکل کر میدانوں میں پھیل جاتا ہے اسی طرح جو لوگ نزدیک تھے فوراً تیزی کے ساتھ جگہ بنالی۔ اور ہم ہیں کہ دھکا پیل کے ساتھ قطار میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ مایوسی اس لئے ہو رہی تھی کہ کافی پہلے آنے کے باوجود آج محرومی کا سامنا ہو رہا تھا۔ ایسے ہجوم کے وقت عام طور پر نماز سے ایک گھنٹہ قبل زائرین کے داخلہ کو روک دیا جاتا ہے۔ اور اندر کے لوگوں کو جتنا جلدی ہو سکے باہر نکالنے کی پولس کوشش کرتی ہے۔ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے ہوں گے کہ باب السلام سے داخل ہونے والے حاجیوں کا داخلہ روک دیا گیا اور باب اسلام تک جو لوگ جہاں تھے وہیں بٹھا دئے گئے ایسے میں یہ بندہ ناچیز تھا بھی تو کہاں بالکل روضہ اطہر کے بالمقابل جہاں ایک لمحہ کے لئے رکنا بھی دشوار میرے آقا کی نام کی تختی کے سامنے تھا کہ پولیس نے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ فوراً قرآن پاک کی آیت جس میں اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ لا تخنتو من رحمته الله. مایوس کیوں ہوتا ہے۔ بندے لے یہ موقع میں نے تجھ کو عطا کیا۔ ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ بالکل ایمان والی بات تھی۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ صد شکر ادا کیا اور بیٹھ گیا۔ بعد نماز ظہر تک یہاں ذکر و اذکار اور تلاوت قرآن کا موقع حاصل ہونا اس کا خاص کرم نہیں تو اور کیا تھا۔ اس خوشی کے موقع پر آنسو امنڈ پڑے۔ دل اپنی تہ سے شکر ادا کرتا رہا۔ پورا دن اسی سرشاری کے عالم میں گذرا۔ اور بقیہ گنتی کے چند دن بھی جب بھی موقع ملتا حاضری ہو جاتی ایسے موقع پر سوچ سمجھ کر دعائیں یاد کر کے نہیں کی جاتیں بلکہ زبان سے جو کچھ نکلتا ہے اس کا پتہ خود بندہ کو بھی نہیں ہوتا بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ زبان یاری نہیں دیتی اور آنکھ اپنا مقصد بیان کر جاتے ہیں اور دل اس سے بہت کچھ کہہ دیتا ہے۔ بفضل خدا گھر واپس لوٹنے پر پتہ چلا کہ اللہ نے ہماری لاج رکھ لی اور کئی دعائیں مقبول ہوئیں۔

اسی دوران ایک دن زیارۃ کے لئے لے گئے ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد بسیں نکلیں چند اہم مقامات کی سیر کرائی گئی۔ جس میں مسجد قبا جس میں دو رکعت نفل ادا کرنے سے عمرہ کا ثواب ملتا ہے، پھر مسجد ذو قبلتین یہاں بھی دو رکعت نفل ادا کی گئی۔ خندق کے پاس بھی گئے۔ کھجور کا وہ باغ جس میں اپنے ایک صحابی کو غلامی سے نجات دلانے کے لئے حضور نے خود اپنے ہاتھ سے کھجور کے درخت لگوائے تھے وہ باغ بھی دیکھا جنگ احد کا میدان، سید الشہداء کے مزار پر حاضری، درود و سلام پڑھا ایسے بہت سے مقامات دیکھنے کے بعد ایک اور اہم چیز یعنی مدینہ کی خاص پیداوار کھجور ہے اسی کو وہ برآمد بھی کرتے ہیں جا بجا اب اسی چیز سے مختلف نئی ٹیکنالوجی کے استعمال سے کھجور کے چاکلیٹ بنوائے جا رہے ہیں جس میں کئی اقسام ملتے ہیں۔ فی کلو ۳۵ ریال فیکٹری بھی دیکھی اور یہاں بنے تازہ چاکلیٹ بھی خرید کر کھائے بڑے ہی لذیذ۔ تاریخی مساجد کے پاس جہاں مختلف النوع اقسام کی چیزیں فروخت ہوتی ہیں ان میں تازہ پھل اور یہاں کے خاص تازہ کھجور ٹہنیوں کے ساتھ ۵ ریال میں ایک کلو بیچ رہے تھے تھوڑے سے لے کر کھائے اس کا ذائقہ ابھی تک زبان پر ہے۔

تعلیم و تعلم:۔ اس کی بنیاد آقائے نامدار کے دور میں ہی پڑ چکی تھی۔ مسجد نبوی میں اصحاب صفہ کا وہ تاریخی چبوترہ اب بھی اس کی یاد دہانی کراتا ہے کہ آپ نے علم کے حاصل کرنے کو جو بنیادی اہمیت دی تھی وہ اس ترقی یافتہ دور میں کیسے پھل پھول رہی ہے۔ مسجد نبوی میں بعد نماز مغرب تا عشاء ہمارا قیام رہتا۔ مختلف کلاسوں کے بچے یہاں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہاں ایک لائبریری بھی ہے باب عمرؓ سے متصل پہلے ہال میں علوم حدیث اور دوسرے ہال میں علوم تفسیر سے متعلقہ کتب ہیں، تیسرا ہال باب عثمانؓ قدیم سے متصل ہے جہاں اصول فقہ اور فقہ کی کتب پر مشتمل ہے مذہب حنفی مذہب شافعی اور مذہب حنبلی کے عنوانات کے تحت مرتب ہیں چوتھا ہال تاریخی کتب اور پانچواں ہال مخطوطات پر مشتمل ہے۔ یہاں بہت سے قیمتی مخطوطات ہیں ان میں چمڑے پر لکھے مخطوطات بھی ہیں اور یہاں پر خط کوفی میں حضرت عثمان غنیؓ کا لکھا قرآن رکھا ہوا ہے۔ ۲۲ نمبر دروازے کے تہہ خانے میں رسائل و مجلات کی لائبریری ہے جبکہ ۲۹ نمبر دروازہ سے متصل خواتین کی لائبریری ہے۔ یہ لائبریری صبح ساڑھے سات بجے تک شام ۹ بجے تک کھلی رہتی ہے۔ اسی طرح مدینہ میں کنگ عبدالعزیز لائبریری ہے جس کا نظم و نسق سعودی وزارت مذہبی امور کے سپرد ہے اس میں مطبوعہ کتب کے علاوہ مخطوطات کا ذخیرہ موجود ہے۔ یہ چار منزلہ عمارت ہے۔ جو شعبہ قرآن کریم، شعبہ مطبوعات اور معیہ مخطوطات، شعبہ، خواتین اور بڑا کانفرنس ہال۔ یہاں لائبریری میں قرآن کے تقریباً ۲۰۰۰ مخطوطات ہیں۔ عام مخطوطات کتب کی تعداد ۱۳۰۰۰ ہے۔ مطبوعہ کتب ۲۵۰۰۰ ہے۔ دیگر مطبوعہ کتب کی تعداد ۴۰،۰۰۰ سے زیادہ ہے۔ یہاں یم اے اور پی ایچ ڈی کے مقالجات بھی جمع کیے جاتے ہیں۔ یہ لائبریری صبح شام کھلی رہتی ہے مطالعہ کے علاوہ اہم مضامین کے زیراکس کی سہولت ہے وقتاً فوقتاً علمی مذاکرات کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ کنگ فہد قرآن پرنٹنگ پریس:۔ یہ ادارہ وزارت مذہبی امور کی نگرانی میں ہے اس کا سب سے اہم کام قرآن کریم کی طباعت و اشاعت، مشہور قراء کی آواز میں قرآن کی ریکارڈنگ، تراجم و تفاسیر کی اشاعت، علوم قرآن پر تحقیق مجمع کی کتابوں کو انٹرنیٹ پر متعارف کرانا۔ یہاں پر طبع ہونے والے قرآن کریم کے اکثر نسخے و تراجم (اکثر و بیشتر دنیا کے اہم زبانوں میں) مفت تقسیم ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اعلیٰ تعلیم کے لئے یہاں مدینہ یونیورسٹی ہے جہاں دنیا بھر کے مختلف ممالک سے طلباء تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں ان کا سالانہ خرچ اور وظیفہ جامعہ کے ذمہ ہوا کرتا ہے۔ نمائش کتب اور مختلف تربیتی پروگرام اہم ہیں جن سے عوام بہت استفادہ حاصل کرتے ہیں۔

پھر دیکھتے دیکھتے جمعہ کا دن آن پہنچا ۴۰ نمازیں ادا ہوئیں بعد نماز عشاء احرام باندھ کر مدینہ سے مکہ روانہ ہوئے۔

پروفیسر محمد صبغۃ اللہ

نمبر ۵۰۔۱۲ ''آشیانہ''

فورتھ مین دستیا بلاک گنگا نگر بنگلور۔۳۲

خاص برائے عید میلاد النبی نمبر۔

محترمی ایڈیٹر صاحب روزنامہ بنگلور

مندرجہ بالا مضمون عید میلاد النبی نمبر کے لئے روانہ کر رہا ہوں امید کہ آپ اس کو قابل اشاعت پائیں گے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

والسلام

(محمد صبغۃ اللہ بنگلور)